نیا عیسوی سال اور اسلامی تعلیمات

Scanned by CamScanner

انگریزی سال کے مطابق پرانے سال کے اختتام اور نئے سال کے آغاز پر یعنی 31 دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی شب بے حیائی اور فحاشی کی تمام حدوں سے گزر جانے، نیز مذہبی و اخلاقی پابندیوں کو پاؤں تلے روند ڈالنے ،بلکہ حیوانیت کا مظاہرہ کرنے کوفی زمانہ نیو ایئر سیلی بریشن (New Year Celebration) سے تعبیر کیا جاتا ہے ، جس میں متعدد گناہوں کے ساتھ کفار کی تقلید اور نعمتِ خداوندی کی ناقدری جیسے امور بھی شامل ہیں ۔ دنیا میں یوں تو مختلف کیلنڈر رائج ہیں، لیکن ہمارے یہاں انگریزی عموماً اور اسلامی کیلنڈر برائے نام استعمال کیا جاتا ہے ، جسے گذشتہ صدیوں میں دیکھتے ہی دیکھتے رائج کیا گیا، جس کا پہلا مہینہ جنوری اور آخری مہینہ دسمبر ہے ، لہٰذا دسمبر کی آخری تاریخ میں نیو ایئر سیلی بریشن کی تقریبات منعقد کرنا عام رواج ہے ۔

Scanned by CamScanner

یہ درست ہے کہ کسی بھی زندہ قوم کے لیے سال و تاریخ کا اہتمام نہایت ضروری ہے ،اسی لیے زمانۂ قدیم سے اکثر اقوام کے پاس اپنی اپنی تاریخ تھی جس سے وہ کام لیا کرتے تھے ، اور یہ لوگ بعض مشہور واقعات سے تاریخ مقرر کیا کرتے تھے اور بعض لوگ بادشاہوں کی بادشاہت کے عروج وزوال سے تاریخ مقرر کرتے تھے ۔ یہود نے بیت المقدس کی ویرانی کے واقعے سے تاریخ مقرر کی اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کے دنیا سے جانے کے بعد سے تاریخ بنائی، اسی طرح عرب کے لوگوں نے واقعۂ فیل سے تاریخ مقرر کی، اور اسلام میں سنہ ہجری کا استعمال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں جاری ہوا، لیکن اسلام اور علماے اسلام نے بہ طور سدِ باب اسلامی سالِ نو کے آغاز پر بھی ایک دوسرے کو

Scanned by CamScanner

مبارباد دینے یا کوئی جشن منانے کی ترغیب نہیں دی،
چہ جائے کہ عیسوی سال کے خرافات سے بھرے
موجودہ جشن کی اجازت دی جاتی۔ حدیث شریف میں
اس بات سے بھی ڈرایا گیا ہے: تم بالشت بہ بالشت
اور قدم بہ قدم پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلوگے،
یہاں تک کہ ان میں سے کوئی گوہ کے بل میں داخل
ہوا تھا تو تم اس میں بھی ضرور داخل ہوں گے۔
(مستدرک حاکم، بخاری) بخاری شریف کے الفاظ میں
پہلے لوگوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں اور گوہ کے بل
کی تخصیص اس لیے کی گئی کہ وہ نہایت تنگ ہوتا
ہے کہ اس میں گھسنے کی کوشش کرنا اغیار کی انتہائی تقلید
کی غمازی کرتا ہے۔ (فتح الباری)

Scanned by CamScanner

عیسوی سال کی ابتدا

146فرہنگِ آصفیہ145 میں لفظ146عیسوی145 کے تحت مرقوم ہے کہ 146وہ سنہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے زمانے سے شروع ہوا، مگر انگریزی تاریخ کے موافق اُن کے انتقال سے یہ سنہ شروع ہوا145۔ نیز قاموس الکتاب کے مصنف پادری ایف ایس خیراللہ لکھتے ہیں:

عام خیال یہ ہے کہ عیسیٰ 1ء میں پیدا ہوئے۔ علمائے انجیل کے مطابق انگریزی حرف A_D سے (جو Anno domina کا مخفف ہے) مراد ہے 146ہمارے خداوند کا سال145 لیکن جب لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ عیسیٰ اس سے چار یا پانچ سال پہلے پیدا ہوئے تو انھیں تعجب ہوتا ہے، لیکن سچ تو یہ ہے کہ عیسوی کیلنڈر چھٹی صدی میں مرتب کیا گیا۔ راہب

Scanned by CamScanner

ڈیوانیسیس اکسی گوس نے 526ء میں حساب لگا کر سنہ عیسوی کا اعلان کیا، لیکن بد قسمتی سے اس کے حساب میں چار سال کی غلطی رہ گئی۔ اس نے مسیح کی پیدائش رومی کیلنڈر کے سال 754ء میں رکھی، لیکن ہیرودیس اعظم145 جس نے بیت اللحم کے معصوم بچوں کا قتلِ عام کیا تھا، رومی سال 760 میں فوت ہوا تھا145 اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کی پیدائش رومی 750 سے کم از کم چند ماہ پہلے ہوئی ہوگی، غالباً وہ رومی سن 749 کے شروع میں پیدا ہوئے یعنی 5 ق م کے آخر میں۔ جب اس غلطی کا پتہ چلا تو یہ ناممکن تھا کہ بے شمار چھپی ہوئی کتابوں میں اس کو درست کیا جائے، سو سنہ عیسوی کو یوں ہی رہنے دیا گیا۔

Scanned by CamScanner

مشاہیر کی تاریخ میں اس قدر اختلاف سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک ولادت و وفات وغیرہ کی تاریخوں کی کوئی قابلِ ذکر اہمیت نہیں 145 ورنہ وہ خود اپنی زندگی میں اس کا اہتمام فرماتے، وہیں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ان کے سچے متبعین نے بھی کبھی ان غیر اہم امور کو اپنی توجہ کا مرکز نہیں بنایا، اس لیے بعد میں آنے والوں کی جانب سے اس طرح کی چیزیں ایجاد کرنا محض رسوم وبدعات کے زمرے میں ہی رکھا جا سکتا ہے۔

عیسوی سال پر خوشی منانا

نئے عیسوی سال کا جشن پہلی بار 1 جنوری 1600 عیسوی کو، اسکاٹ لینڈ میں منایا گیا، اس لیے کہ عیسائی اسی سے نئے سال کی ابتدا مانتے ہیں، جب کہ یہ تاریخِ میلادِ مسیح سے مختلف ہے 145 یعنی میلادِ مسیح 25 دسمبر

Scanned by CamScanner

اور نئے سال کا آغاز اس کے ایک ہفتے بعد31 دسمبر۔ عصرِ حاضر میں نئے سال کا جشن ایک اہم تقریب کے طور پر اور عیسائی و غیر عیسائی ممالک میں جدید مغربی تہذیب کے مطابق 31 دسمبر کو یہ جشن ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رات کے 12 بجے منعقد کیا جانے لگا، جس میں مسلمان بھی دھڑلے سے شریک ہوتے اور اسلامی تہذیب و ثقافت و تعلیمات کے چیتھڑے اڑاتے دیکھے جا سکتے ہیں۔

جب کہ جو اسلام 145 اسلامی سال کی آمد پر بھی آپس میں مبارک بادی وغیرہ کی تاکید نہیں کرتا کہ اس طرح کی مبارک باد وغیرہ سے آہستہ آہستہ وہ عمل رسم ورواج کا درجہ اختیار کر لیتا ہے اور اس طرح بدعتیں وجود میں آتی ہیں، وہ غیر اسلامی سال پر جشن منانے کی اجازت کیسے دے سکتا ہے؟ ہجرت کے بعد رسول اللہ ﷺ دس

Scanned by CamScanner

سال مدینہ منورہ میں رہے اور آپ ﷺ کے بعد تیس سال خلافتِ راشدہ کا عہد رہا، صحابہ کرام کی نگاہ میں اس واقعے کی اتنی اہمیت تھی کہ اسی کو اسلامی کیلنڈر کی بنیاد واساس بنایا گیا اور حضرتِ عمرؓ کے عہد سے ہی ہجری تقویم کو اختیار کر لیا گیا تھا، لیکن ان حضرات نے کبھی سالِ نو یا یومِ ہجرت منانے کی کوشش نہیں کی، اس سے معلوم ہوا کہ اسلام اس طرح کے رسوم ورواج کا قائل نہیں ہے، کیوں کہ عام طور پر رسمیں نیک مقصد اور سادہ جذبے کے تحت وجود میں آتی ہیں، پھر وہ آہستہ آہستہ دین کا جزو بن جاتی ہیں، اس لیے اسلام کو بے آمیز رکھنے کے لیے ایسی رسموں سے گریز کرنا ضروری ہے۔ (مستفاد از کتاب الفتاوی) اکثر اہلِ علم اسی کے قائل ہیں، جیسا کہ 146 آپ کے مسائل اور ان کا حل 145 میں مرقوم ہے کہ نئے

Scanned by CamScanner

عیسوی سال پر خوشی منانا عیسائیوں کی رسم ہے ،اور مسلمان جہالت کی وجہ سے مناتے ہیں۔(آپ کے مسائل اور ان کا حل)نیز 146فتاوی حقانیہ 145 میں ہے کہ مسلمانوں کے لیے ہجری سال مقرر ہے اور اسی سے ہمارے اسلامی تشخص کا اظہار ہوتا ہے ، عیسوی سال عیسائیوں کا ہے اور وہی اس کی آمد پر خوشیاں مناتے ہیں، بعض مسلمان جہالت اور نا سمجھی سے یہ خوشیاں مناتے ہیں۔ (فتاوی حقانیہ)

مکہ مکرمہ کا فتوی

مکہ مکرمہ کی فتوی کمیٹی نے اس بابت فتوی صادر کرتے ہوئے فرمایا کہ سنت یہ ہے مسلمانوں کے دینی، اسلامی شعائر کا اظہار کیا جائے اور ترکِ اظہار رسول اللہ ﷺ کی مخالفت ہے ، جب کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد یہ ہے : تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاے

Scanned by CamScanner

راشدین کی سنت پر عمل کرو۔(ابوداود) مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کافروں کی عیدوں میں شرکت کریں، ان کی عیدوں کے موقعے پر فرحت و مسرت کا اظہار کریں اور اپنے دینی اور دنیوی کاموں کو روک دیں، کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ مشابہت ہے ،جوکہ حرام ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے ، وہ اُنھی میں سے ہے ۔(فتاویٰ اسلامیہ)

nadeem@afif_in

Scanned by CamScanner

آصف جلیل احمد

شمسی کیلنڈر کے لحاظ سے ماہ جنوری کی شروعات ہونے کو ہے، یعنی ۲۰۱۵کے شروع ہونے میں کچھ ہی دن باقی ہے۔ اس موقع پر نوجوان طبقہ کچھ زیادہ ہی پرجوش نظر آتا ہے۔ کہیں کارڈوں کے تبادلے کئے جاتے ہیں، کہیں فون وغیرہ کے ذریعہ مبارک بادیاں دی جاتی ہیں ، کہیں نئے سال کے موقع پر پر تکلف جشن منایا جاتا ہے۔فی الحال غیر مسلم بڑے زور و شور سے اس کو منانے کی تیاری کررہے ہیں لیکن افسوس کہ ہمارے معاشرے کے اکثر نوجوان ان غیر مسلموں سے پیچھے نہیں ہے۔ ۔

Scanned by CamScanner

اب سوچیں ذہن کو نوچ رہی ہیں کہ غیر مسلموں اورمسلمانوں میں کیا فرق ہے جو یہ نیا سال منانے کے لیے مسلمان ہونے کے تقاضے بھی بھول گئے۔ سوال یہ ہے کہ کیا کبھی کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے تہوار اس جوش و جذبہ سے مناتے دیکھا گیا ہے؟نئے سال کی آمد آمد ہے اور ہرکوئی جشن کا ماحول بنا رہا ہے۔ساری دنیا میں لوگ اس موقعے کو اپنے اپنے انداز سے منانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔۔ مہینے بھر کی کمائی کو دوسرے شہروں میں جا کر اڑانے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔۔ پھر دعوتیں اڑائی جاتی ہیں، رقص و سرود کی محفلیں سجتی ہیں جہاں شراب شباب کباب جمع کیے جاتے ہیں ، مبارکباد کے پیغامات کا تبادلہ ہوتا ہے، کہیں دید کے متلاشی من کی مراد پاتے ہیں تو کہیں ایس ایم ایس سے ہی کام چلا

Scanned by CamScanner

لیا جاتا ہے۔ بہر حال ہر کوئی اپنے انداز سے نئے سال کو خوش آمدید ضرور کہتا ہے۔ اس تیاری میں اربوں کی فضول خرچی ہوگی۔اگر ان فضول اخراجات کوجوڑا جائے تو حیرت ہوتی ہے کہ امت کا جان مال وقت بڑی مقدار میں کہاں صرف ہورہا ہے۔۔!!اگر یہ مسلمان ہیں تو پھر انہیں یہ کیوں معلوم نہیں کہ مسلمانوں کا دن تو سورج غروب اور رات کے آغاز سے شروع ہوتا ہے133133 یہی وہ وقت ہوتا ہے کہ جب ہلال کی رویت ہوتی ہے۔ کیا یہ لوگ اسی حساب کتاب سے رمضان المبارک، عیدالفطر، عید الاضحیٰ نہیں مناتے؟ جی ہاں مناتے ہیں تو پھر انہیں آج یہ کیا ہو گیا ہے کہ یہ شراب کی بوتلیں اٹھائے، چرس کے سگریٹ سلگائے رقص کی مستی میں ہاتھ اٹھائے، جھومتے گاتے نظر آ رہے ہیں۔ انہیں کس بات کی خوشی ہے؟

Scanned by CamScanner

کیا انہیں معلوم نہیں کہ ان کے حساب سے سہی لیکن آج تو ان کی زندگی کا ایک سال کم ہوا ہے اور ان کے قدم قبر کے مزید نزدیک ہو گئے ہیں۔ کیا یہ اس سے بے خبر ہیں؟ جواب ملے گا ہر گز نہیں۔ ہر گز نہیں133133 یہ سب جانتے ہیں133133 لیکن ان کی آنکھوں پر عیش و مستی کی وہ پٹی بندھ چکی ہے کہ جو انہیں کچھ اور دیکھنے ہی نہیں دیتی133133

سال۲۰۱۴رخصت ہونے والا ہے چونکہ دن رات کے بدلنے کی نشانیاں عقل مندوں کے لئے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ آنے والے سال خواہ وہ عیسوی یا قمری ان کے بارے میں تھوڑا وقت نکال کر سوچ لیا جائے کیونکہ انسان ابھی حالات سے مایوس نہیں ہوا۔ ہر آنے والا سال امیدیں اور توقعات لے کر آتا ہے اور انسان کے عزم کو

Scanned by CamScanner

پھر سے جوان کرتا ہے کہ جو کام پچھلے سال ادھورے رہ گئے انہیں اس سال مکمل کر لینا ہے۔سال شروع ہوتے ہی نجومی بھی ستاروں کی بساط بچھا کر آنے والے سال کے حالات بتانے کی کوشش کرتے ہیں۔ افراد کی طرح اقوام کی زندگی میں بھی نیا سال ایک خاص اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ یہ قوموں کو موقع فراہم کرتا ہے کہ گذشتہ غلطیوں سے سبق سیکھ کر آنے والے سال میں بہتر طریقے سے کام کیا جائے۔۔ ان کو یہ تو معلوم ہے کہ ۲۰۱۵ شروع ہورہا ہے اور۲۰۱۴ختم ہونے والا ہے مگر ایسے مسلمانوں سے پوچھاجائے کہ ان کو معلوم ہے کہ یہ کونسا ہجری سال ہے تو اکثر لوگوں کا جواب معذرت ہی ہوگا۔

یہ تو ایک مختصر سی کتھا تھی اس دیس میں سالِ نو کے استقبال اور اظہار مسرت کی۔خوشی منانے کے معتدل،

Scanned by CamScanner

سنجیدہ اور مہذب طریقے پر بات کرنے سے قبل خود اس بات پر ایک سوالیہ نشان ہے کہ آیا یہ اس قدر خوشی منانے کا موقع ہے بھی یا نہیں؟ آخر ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ رات 11:59 PM سے 12:00 AM کے درمیان صرف ایک سیکنڈ کا فاصلہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس ایک ساعت میں دنیا میں کون سی ایسی عجیب تبدیلی واقع ہو جاتی ہے کہ ہم اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں اور عجیب و غریب غیر سنجیدہ حرکات پر اتر آتے ہیں۔۔۔؟ چلئے ہم کچھ دیر کے لئے مان لیتے ہیں کہ نئے سال کی آمد ایک خوشی کا موقع ہے۔ اس کے باوجود ذہن میں ایک اور سوال انگڑائی لیتا ہے کہ آیا ہماری مذہبی تعلیمات، پاکیزہ روایات اور صاف ستھرا تمدن اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم نئے سال کا اس انداز میں استقبال کریں؟

Scanned by CamScanner

یقیناًجواب نفی میں ہوگا۔ یہ طرز عمل ہماری تعلیمات اور روایات سے ذرا برابر میل نہیں کھاتا۔ہماری دینی تعلیمات اور اسلاف کی زندگیاں تو یہ بتاتی ہیں کہ کسی بھی کام کے آغاز میں اپنے خالق حقیقی کو یاد کرنا چاہئے۔ بحیثیت انسان اپنے معاشرتی، اخلاقی اور دینی فرائض کی تن دہی اور دیانت داری سے ادائیگی کا مخلصانہ عزم کرنا چاہئے۔ سال نو کی ابتداء میں مالکِ حقیقی کے سامنے سر بسجود شب گزاری، انسانوں کی بھلائی اور فلاح کی جانب ہماری توجہ کیوں نہیں جاتی؟ ہم یہاں یہ نیک فال کیوں نہیں لیتے کہ \"چلو سال کا پہلا دن ہے کوئی اچھا عمل کر لیتے ہیں تاکہ سال بھر اس کی توفیق ملتی رہے\"۔ایک یہ بھی اصول ہے جو ہر وقت ملحوظِ نظر رہنا ضروری ہے۔ وہ یہ کہ ہم اپنے تمدن اور تہذیبی

Scanned by CamScanner

اقدار کو تعلیمات اسلام کی چھلنی سے چھان کر اپنائیں۔ جب ہماری ثقافت ہمارے دین کی ارفع تعلیمات و ہدایات سے متصادم نہ ہو تو اس کے اپنانے میں بظاہر کوئی مانع نہ ہونا چاہئے۔ رہا مسئلہ مغربی تمدن اور اجنبی ثقافت کی اندھی تقلید کا، یہ افسوسناک ہے۔ اس کا بڑا اور بنیادی سبب ہمارے اند رپایا جانے والا احساس کمتری ہے۔ انگریز برصغیر پر ایک طویل عرصہ حکمرانی کے بعد واپس انگلستان سدھار گیا ،مگر یہاں کے باشندوں پر اس کا فکری رعب تاحال قائم ہے۔ اپنے خالص اور صاف ستھرے تمدن کے بارے میں معذرت خواہانہ رویہ اور مغربی اندازِ زیست کو قابل فخر سمجھنا دراصل اسی فکری بیماری کا نتیجہ ہے ،جسے اہل دردِ نے \"خوئے غلامی\" کہا ہے۔ مغربی کلچر کی بالادستی اور اس کے رجحان میں تیز

Scanned by CamScanner

رفتار اضافے کا ایک اور بڑا سبب ہمارا میڈیا ہے۔ میڈیا بالخصوص اس مہم میں سرگرم ہے۔ اور ہم سادہ لوح عوام ہر چمکتی چیز کو سونا سمجھ کر اس کے پیچھے سرپٹ بھاگنا شروع کر دیتے ہیں۔

مختلف تہذیبوں اور تقافتوں کے اثرات اور ان کا باہم تصادم یہ ایک مستقل موضوع ہے۔ جہاں تک سال نو کی تقریبات کا تعلق ہے تو اس بابت ہمارا طرزعمل نظر ثانی کا متقاضی ہے۔ نیا سال خواہ وہ قمری ہو یا شمسی ہو اس کی ابتداء ذاتی محاسبے سے کرنا چاہئے۔ ہم میں سے ہر شخص مختلف قسم کی گھریلو، خاندانی، معاشرتی، سماجی اور مذہبی ذمہ داریوں کا حامل ہے۔ ہر شخص کی ذات سے دوسرے بہت سے افراد کے حقوق متعلق ہوتے ہیں۔ سال بیت جانے پر اور نئے سال کے شروع میں ہمیں مذکورہ بالا ہلڑبازی کے

Scanned by CamScanner

مظاہرے کرنے کی بجائے اپنے آپ کو احتساب کے کٹہرے میں کھڑا کرنا چاہئے۔ ہمیں اپنی ذمہ داریوں اور حقوق کی ادائیگی کے حوالے سے سال بھر کی کاکردگی کا جائزہ لینا چاہئے۔ کسی بھی کام کی ابتداء اچھی ہو تو پورا کام بہتر انداز میں انجام پذیر ہوجاتا ہے۔ ہم زندگی کے جس شعبے سے بھی وابستہ ہوں ،ہمیں چاہئے کہ نئے سال کی ابتداء ایک ولولے اور جوش کے ساتھ کریں۔ اپنی جانب تفویض کردہ ذمہ داریوں کو حد درجہ دیانت داری سے انجام دیں۔ سال بھر سستی اور کاہلی سے بچنے کا عزمِ صمیم کریں۔ معاشرے میں بسنے والے ہر فرد (جو کسی بھی نسبت سے ہم سے متعلق ہو) کے حقوق کا خیال رکھیں۔ اس انداز میں ہم اپنے سال کی ابتداء کر کے مثبت اور تعمیری نتائج کی امید رکھ سکتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

بہرکیف یہ جو کئی سالوں سے ہمارے ملک میں نئے سال کی آمد کوجشن کی صورت میں منانے کی روش زور پکڑ رہی ہے، اس کے منفی پہلوؤں کی جانب توجہ دینا از حد اہم ہے ورنہ ہمیں اپنی روایات اور شناختیں بسر جانے میں کچھ زیادہ وقت نہ لگے گا۔

۔ آئیے ہم عزم کریں کہ اب کی بار سالِ نو کی ابتداء نیکی، بھلائی اور فلاح کے کاموں سے کریں گے۔ مغرب کیطرز زندگی اور ان کی تہذیب کا مکمل بائیکاٹ کر کے ایک بامقصد زندگی گزارنے والے انسان اور اپنی دینی اور قومی روایات سے محبت کرنے والے مسلمان کی طرح نئے سال کو خوش آمدید کہیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ گذشتہ سال کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی تلافی کا پختہ ارادہ بھی کریں گے۔

Scanned by CamScanner